انوارِ شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اول ــــ تا ــــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ———— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ———— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ———— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ———— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

ابن تیمیہ کا یہ حال ہے اور آئمۂ دین اور مشائخ محدثین اسکے حق میں ایسا فرماتے ہیں۔ اہل اسلام ایسے بیدین سے احتراز کریں۔ اور اسکی گمراہ کن تعلیم سے بچیں جو علی مرتضی کو خطا کار بتاتا ہے۔ یزید کی تعریف وتوصیف اس سے کیا بعید۔ ہندوستان کے بے قید جو دین سے آزاد ہو کر ملحدان بیدین کے دام تزویر میں گرفتار ہیں۔ وہ اگر ایسے فاسد العقیدہ شخص کی تقلید کریں تو یہ ان کی لامذہبی کا ایک اور ثبوت ہے۔ لعاذنا اللہ تعالیٰ ایانا وجمیع المسلمین رو قانا وسائر المومنین عن مکائد للبطلین المفسدین المانعین من الدین بحرمۃ خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین واللہ سبحنہ اعلم وعلمہ اتم ؛

کتبہ العبد المعتصم بحبل اللہ المتین محمد نعیم الدین عفرلہ

المُعجِزَۃُ العُظمیٰ المُحمَّدِیہ

۱۳ ھ ۴۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مورخہ ۱۷ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ ہجری کو مغرب کے وقت بجانب قبلہ ایک روشن ستارہ نے ٹوٹ کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک محمد صفحۂ آسمان پر نمایاں کیا۔ جبلپور سی کے اکثر مقامات کے ہزارہا باشندوں نے دیکھا۔ کیا اس کرشمۂ قدرت یا آسمانی شہادت کو معجزہ کہا جا سکتا ہے؟ جواب مع عقلی ونقلی دلائل تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا ؛

احقر نور اللہ خاں کاتب۔ الہ آبادی عفی عنہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ

الجواب وھو الموفق

ہر امر عجیب وخارق عادت جس کے ظہور کا تعلق نبی کی ذات یا صفات وخصائص وحالات سے ہو۔ اگر وہ تحت تحدی ومقترن بدعوائے نبوت ہے۔ تو معجزہ ہے ورنہ آیت۔ لیکن بروجہ تشبیہ وتغلیب آیت پر بھی معجزہ کا اطلاق شائع وذائع ہے۔ پھر یہ تعلق بھی نبی کی حیات ظاہری سے خاص نہیں۔ بلکہ نبی کی وفات کے بعد کے بھی عام اور تاقیامت باقی ہے۔ حتی کہ نبی کے امتی کسی ولی کی کرامت بھی اسی نبی کے معجزات سے ہے۔ غرض کہ نبی کی وفات کے بعد بھی اس سے نسبت رکھنے والے امور خارقۂ عادت وکرشمائے قدرت الٰہی آیات ومعجزات کہلائینگے کیونکہ وہ نبی سے متعلق ہیں اور بدلالت قرائن اقوال واحوال وخصائص بھی حکماً مقترن بدعوائے نبوت اور تحت تحدی ہیں۔ زبیدی شرح احیاء میں ہے (ایدہ اللہ سبحانہ بالمعجزات الظاہرۃ والآیات الباھرۃ) معنی الآیۃ العلامۃ علی

صدقه والمعجزة هی الآیات مع التحدی بها۔ اور اللہ سبحانہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید فرمائی ظاہر معجزات اور کھلی ہوئی آیتوں کے ساتھ آیت کے معنی یہ کہ ایسی علامت جو حضور کی صداقت پر دلالت کرے اور معجزہ بھی وہی آیت ہے جو تحدی کے ساتھ ہو۔ اور بھی زبیدی میں ہے والقوم یعدون امثال هذه كشق الصدور واظلال الغمامة والتسليم الحجر معجزات على سبيل التشبيه والتغليب۔ اور قوم یعنی آئمہ کرام نے ایسی آیتوں اور نشانیوں کو جو بغیر تحدی کے ہوں جیسے شقِ صدر اور ابر کا حضور پر سایہ کرنا اور پتھر کا سلام کرنا معجزات میں بروجہ تشبیہ وتغلیب شمار کیا ہے۔ فتاویٰ حدیثیہ میں ہے ان کرامة الولی من بعض المعجزات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولی کی کرامت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے۔

پھر بعد وفات نبی جب تک نبی کی نبوت باقی اسکے دعوئے نبوت پر تحدی قائم۔ اور نبی کے تحت تحدی اور تحت نبوت جو امر خلاف معمول وخارق عادت صادر ہو وہ اس نبی کا معجزہ ہے۔ کیونکہ معجزہ ایک فعل الٰہی ہے جو منکرین ومشرکین ومعاندین کو نبی کی مخالفت اور اسکے مقابلہ معارضہ سے عاجز کرکے اس نبی برحق کے دعوئے نبوت و رسالت کی تصدیق اور اسکے دینِ متین کی صداقت وحقانیت کی توثیق کرے۔ تو اسکے لئے نبی کی حیات ظاہری کی حاجت نہیں۔ نشر المحاسن میں ہے کل فعل خارق للعادة مستلزم صدق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیما ادعاه من الرسالة معجزة له۔ ہر فعل جو خارقِ عادت خلاف معمول ہو۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو رسالت کا دعویٰ کیا۔ اس میں ان کی سچائی کا مستلزم ہو وہ اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ احیاء العلوم میں ہے وجه دلالة المعجزة علی صدق الرسل ان کل مایعجز عنه البشر لم یکن الا فعلا للہ تعالیٰ۔ نبیوں اور رسولوں کی سچائی پر معجزہ کی دلالت کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جسکے مقابلہ سے انسان عاجز ہو وہ اللہ ہی کی طرف سے اور اسی کا فعل ہے۔ حدیقہ ندیہ میں ہے فالمعجزة علی هذا لایشترط بها حیاة الرسول بل تکون بعد موته ایضاً تو اس بناء پر معجزہ کے لئے رسول کا حیات ظاہری کے ساتھ زندہ رہنا شرط نہیں بلکہ معجزہ ان کی وفات کے بعد بھی ہوتا ہے۔

جب ظہور معجزہ کے لئے رسول وپیغمبر کی حیات ظاہری شرط نہ رہی تو بعد وفات نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کچھ بھی خرق عادات ظاہر ہوں سب معجزہ ہیں کیونکہ وہ مقرون بالتحدی ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی بین شہادت دیتے ہیں۔ اور بالقرائن صریحہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین متین کی صداقت وحقانیت پر دلالت کرتے ہیں اور منکرین ومعاندین اسکے معارضہ سے عاجز اور مقابلہ سے مبہوت ہیں۔